Regd. No. L. 5256

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۶

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷

روزنامہ

الفضل لاہور

یوم چہارشنبہ

۷ جمادی الاول ۱۳۷۲ ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲/۸ ”

فی پرچہ

جلد ۷/۴۱ | ۲۱ صلح ۱۳۳۲ ھش ۲۱ جنوری ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۸

بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم کی تشویشناک علالت

بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اب انہیں ڈاکٹری مشورہ کے مطابق لاہور مائرہیو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ عرصہ دو تین ماہ سے وہ مسلسل بخار کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ ہفتہ سے کوئی غذا منہ کے ذریعہ ان کے اندر نہیں جا سکتی۔ کیونکہ غذا جاتے ہی اُلٹی ہو کر باہر آجاتی ہے۔ اور کئی مرتبہ قے میں خون بھی آتا ہے۔

احباب جماعت سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جس شخص کے دل کو خدا تعالیٰ اپنی توفیق خاص سے اس طرف ہدایت دے گا کہ وہ الہام اور وحی پر ایمان لاوے۔ اور ان پیش گوئیوں پر غور کرے کہ بائیبل درج ہیں۔ تو اسے ضرور ماننا پڑے گا کہ وہ اس کا قائل جو آفتاب روحانی ہے۔ جس سے نقطہ ارتفاع کا پورا ہوا ہے۔ اور جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہے۔ وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(براہین احمدیہ)

حکومت سندھ نے کم تنخواہ پانیوالے ملازمین کی تنخواہیں بڑھانے کا فیصلہ کرلیا

نئے سکیل مرکزی حکومت کے سکیل کے مطابق مقرر کئے گئے ہیں

حیدرآباد سندھ ۲۰ جنوری حکومت سندھ نے کم تنخواہ پانیوالے سرکاری ملازموں کو نئے سکیل کے مطابق تنخواہیں دینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ یہ نئے سکیل یکم ستمبر ۱۹۵۲ء سے نافذ سمجھے جائیں گے۔ اور اگلے مہینے تمام بقایا رقم ادا کردی جائے گی۔ نیا سکیل مرکزی حکومت کے سکیل کے برابر ہوگا۔ جس کی رو سے کم از کم تنخواہ پچپن روپے ہوگی۔ اس فیصلہ سے سب سے زیادہ فائدہ چپڑاسیوں اور کلرکوں کو پہنچے گا۔ ادھر بڑی تنخواہیں پانے والے ملازمین کی تنخواہیں مرکزی تنخواہ کمیشن کی سفارش کے ماتحت کم کردی گئی ہیں۔

مصر میں سازش کے ملزمین کی سماعت کیلئے انقلابی عدالت قائم کردی گئی

قاہرہ ۲۰ جنوری۔ مصر میں انقلابی عدالت کے نام سے ایک فوجی ٹریبونل قائم کیا گیا ہے۔ جو مصر کے استحکام کو خطرہ میں ڈالنے والی مبینہ سازش میں ماخوذ ملزمین کے مقدموں کی سماعت کرے گا۔ یہ ٹریبونل جنرل نجیب کے حکم سے قائم کیا گیا ہے۔ اور یہ دس فوجی افسروں پر مشتمل ہے یہ افسر جنرل نجیب کو برسراقتدار لانے کے پروگرام میں شریک تھے۔ اس ٹریبونل کے فیصلوں کے خلاف کوئی اپیل نہیں ہوسکتی۔ اس عدالت نے دو فوجی افسروں کے خلاف اپنی سماعت مکمل بھی کرلی ہے۔ ان فوجی افسروں پر ملک کی فوج میں بغاوت پھیلانے کا الزام تھا یہ دونوں بھائی ہیں ان میں سے ایک لفٹنٹ کرنل ہے۔ اور دوسرا کیپٹن۔

آج مصر میں تمام سیاسی انجمنوں کے دفاتر بشمول خواتین کی انجمنوں کے دفاتر بھی شامل ہیں بند کردیئے گئے۔ اور ان پر پہرہ لگادیا گیا۔

مصر کے نظم ونسق کے وزیر فواد جلال نے اعلان کیا ہے کہ اب تک ملک میں بے چینی پھیلانے کے الزام میں دو سو تیرہ افراد کو گرفتار کیا جاچکا ہے۔ گرفتار شدگان میں سیاسی لیڈر، کمیونسٹ اور طلباء شامل ہیں۔

جموں میں ایجی ٹیشن کا مقصد ملک کو تباہ کرنا ہے
سکندر آباد میں پنڈت نہرو کی تقریر

سکندرآباد ۲۰ جنوری ہندوستان کے وزیراعظم نے کہا ہے کہ جموں میں انتہا پسند ہندوؤں کی ایجی ٹیشن کا مقصد حکومت کو کمزور کرنا ہے کل انہوں نے سکندرآباد میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ تشدد سے ملک تباہ ہوگا۔ اور انجام کار قوم مٹ جائے گی

لسانی اعتبار سے ریاست حیدرآباد کو تقسیم کرنے کے مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں متعلقہ لوگوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ فی الحال ریاست کے حصے بخرے نہ ہونے دیئے جائیں۔ اگر اس وقت ایسا کوئی قدم اٹھایا گیا تو اس سے تمام ہندوستان کو نقصان پہنچے گا۔

ایک اور تیل بردار جہاز آبادان پہنچ گیا

تہران ۲۰ جنوری۔ اٹلی کا ایک اور تیل بردار جہاز ایرانی تیل لینے کے لئے آبادان پہنچ گیا ہے۔ اور غیر صاف شدہ تیل لاد رہا ہے یہ جہاز آج ہی اٹلی روانہ ہو جائے گا۔ ایرانی تیل لینے کی اٹلی کی یہ دوسری کوشش ہے۔

مسٹر غلام محمد اگلے مہینے بنگال جائینگے

کراچی ۲۰ جنوری۔ خیال ہے کہ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد اگلے مہینے کے پہلے ہفتے میں مشرقی پاکستان کے دورہ پر روانہ ہوں گے۔

مشرقی پاکستان کے سکاؤٹ راولپنڈی میں

راولپنڈی ۲۰ جنوری مشرقی پاکستان کے دو سو پچھتر سکاؤٹ جو آج کل مغربی پاکستان کا دورہ کررہے ہیں۔ آج راولپنڈی پہنچے۔ یہ سکاؤٹ پاکستان کی پہلی سکاؤٹ جمبوری میں شرکت کے لئے کراچی آئے تھے۔

امریکہ کے فنی ماہر مشرقی بنگال کے دورہ پر

ڈھاکہ ۲۰ جنوری۔ دیہات کے امداد کے پروگرام کو ترقی دینے کے لئے امریکہ کے فنی ماہروں کی ایک جماعت ڈھاکہ پہنچی ہے۔ جہاں وہ ان جگہوں کا معائنہ کرے گی۔ جہاں فنی مرکز قائم کئے جائیں گے۔ اور انہیں ترقی دی جائے گی

ہند چینی میں ویٹ منہ فوجوں کی سرگرمیاں

سائیگاؤن ۲۰ جنوری ہند چینی میں ویٹ منہ فوجوں نے جنوبی انام کے علاقے میں ایک ریلوے لائن کو بارودی سرنگوں کے ذریعہ زبردست نقصان پہنچایا۔ دوسرے علاقوں میں بھی انہوں نے تین ٹرینوں کو پٹڑی سے اتار دیا نیز چھ ٹرکوں اور ایک آہنی پل کو بری طرح نقصان پہنچایا۔

آسٹریلیا میں گیہوں کی فراوانی

سڈنی ۲۰ جنوری۔ آسٹریلیا میں پچھلے سال کی نسبت اس سال دو کروڑ بشل گیہوں زیادہ پیدا ہوگا۔ امسال وہاں سترہ کروڑ نوے لاکھ بشل گیہوں پیدا ہوگا۔

اسرائیل کو روس کے یہودیوں کے بارے میں تشویش

تل ابیب ۲۰ جنوری۔ اسرائیل کے وزیر خارجہ مسٹر شیرٹ نے کل پارلیمنٹ میں بتایا کہ حکومت کو روس کے یہودیوں کے بارے میں بیحد تشویش ہے روس نے حال ہی میں دعوےٰ کیا تھا کہ نو یہودی ڈاکٹروں کی ایک جماعت نے روس کے دو بڑے لیڈروں کو ہلاک کردیا۔ اور دوسروں کو ہلاک کرنے کی فکر میں تھے پارلیمنٹ نے اس معاملہ کو خارجی امور کی کمیٹی کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا۔

دستور ساز اسمبلی کا اجلاس کچھ عرصہ کیلئے ملتوی کردیا جائے
مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کی قرارداد

کراچی ۲۰ جنوری۔ آج دستور ساز اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس دستوری سفارشات پر بحث کرنیکے لئے ڈھائی گھنٹے سے زیادہ جاری رہا۔ اس میں یہ قرارداد منظور کی گئی کہ دستور ساز اسمبلی میں بنیادی اصولوں کی سفارشات پر ابھی غور نہ کیا جائے۔ دستور ساز اسمبلی کا اجلاس کل ہو رہا ہے۔ ممکن ہے کہ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا جائے کہ ان سفارشات پر اب بجٹ اسیشن کے بعد غور کیا جائے تاکہ ان پر مزید غور کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت مل سکے۔ نیز پنجاب اور بنگال کے مدبروں میں ان سفارشات کے بارے میں کسی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے جو گفتگو ہو رہی ہے اسمیں سہولت ہو۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس طبع کراکر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ــــــــ الفضل ــــــــ لاہور

مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۵۳ء

بھاکرا نہری سسٹم کا اجرا

ٹائمز آف انڈیا کی ایک خبر ہے کہ ۱۹۵۴ء کے نصف تک بھاکرا نہری سسٹم میں ستلج کا پانی جاری کر دیا جائے گا۔ جس سے بھارتی علاقہ ساڑھے اٹھتیس لاکھ ایکڑ بارانی اراضی سیراب کی جا سکے گی۔ اسی خبر میں یہ بتایا گیا ہے کہ ستلج کا پانی مئی سے ستمبر تک بھاکرا نہری سسٹم میں چلیگا ظاہر ہے کہ اس سے پاک پنجاب اور بہاولپور کا نہری سسٹم تمام کا تمام بے کار ہو جائے گا اور یہ علاقہ بنجر ہو جائے گا

ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں کہ بھارت کا بنجر علاقہ زرخیز ہو جائے۔ مگر ایسا فعل جو دوسرے ہمسایہ ملک کے حقوق پر چھاپہ مارنے کے مترادف ہو کسی طرح واجب نہیں ہے۔ بھارت اپنے ایسے قدرتی ذخائر جن پر کسی دوسرے ملک کا حق نہ ہو اپنے فائدہ کے لئے ہر طرح استعمال کرنے کا حقدار ہے۔ اور انہیں اپنے ملک کی بہبودی کے لئے جس طرح اس کی مرضی ہو کام میں لا سکتا ہے۔ مگر اس کو یہ قطعاً حق نہیں ہے۔ کہ ایسے ذخائر پر ناجائز تصرف کرے۔ جن سے دوسروں کے حقوق وابستہ ہوں۔

پاکستان اور بھارت کی تقسیم کا بنیادی اور نیچرل اصول یہی ہے۔ کہ ہر ملک ان تمام فوائد کا مالک ہوگا۔ جو تقسیم کے وقت اسکو حاصل تھے اس لحاظ سے بھارت دریاؤں کے پانی میں جو پاک پنجاب میں بہتا ہے۔ کسی ذریعہ سے کمی نہیں کر سکتا۔ محض یہ امر کہ دریا اس کے علاقے سے گزرتے ہیں۔ اس کو اس مقدار میں کمی کرنے کا حق نہیں دیتا۔ جو تقسیم کے وقت پاک پنجاب کے لئے متعین تھی۔

بھارت کا یہ اقدام نہ صرف ہمسائیگی کی روا دارانہ روح کے خلاف ہے۔ بلکہ بین الاقوامی نقطۂ نظر سے بھی غیر منصفانہ ہے۔ اس لئے یقیناً بھارت کا یہ اقدام پاکستان کے خلاف ایک جارحانہ اقدام ہے۔

ہماری رائے میں دونوں ملکوں کے مفاد کا تقاضا یہی ہے کہ پیشتر اس کے کہ بھارت اپنے یکطرفہ اقدام کو عملی جامہ پہنائے باہم مل کر عدل و انصاف سے اس قضیہ کا تصفیہ کر لیا جائے۔ یہ قضیہ ایسا نہیں ہے جس کو ایک لمبے عرصہ تک کے لئے ٹالا جا سکے۔ چونکہ یہ ایک ملک کے قدرتی حقوق پر ناجائز تصرف کا معاملہ ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس سے ایسے نتائج پیدا ہوں۔ جس میں دونوں کا نقصان ہو۔ اس لئے بہتر یہی ہے۔ کہ باہم ملکر پانی کی تقسیم ایسے طریقہ سے کی جائے۔ کہ کسی کو دوسرے کے حقوق پر چھاپہ مارنے کی گنجائش نہ رہے۔

بھارت اور پاکستان میں شروع سے ہی ایسے تنازعات چلے آتے ہیں۔ کہ جن کا ابھی تک حل نہیں ہو سکا۔ ان میں سے نہری پانی کا معاملہ نہایت اہم ہے۔ اور کسی طرح کشمیر کے معاملہ سے کم اہم نہیں ہے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ان دونوں معاملات میں بھارت کا رویہ شروع سے ہی غیر منصفانہ چلا آتا ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ بھارت اپنے اناج پیدا کرنے کے ذرائع وسیع نہ کرے۔ ضرور کرے ہمیں اس سے بے حد خوشی ہے۔ لیکن اس کی کوشش ایسے حدود کے اندر ہونی چاہئے۔ جن سے پاکستان کے حقوق پر زد نہ پڑتی ہو۔

مسلم لیگ کے نائب صدر مسٹر یوسف ہارون نے انگلستان سے واپسی پر کراچی میں جو بیان دیا ہے۔ اس میں دنیا کے امن پسند لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ نہری پانی کے معاملہ میں مداخلت کریں۔ پچھلے دنوں حکومت پاکستان نے بھارت سے اس امر کے متعلق پرزور احتجاج بھی کیا ہے۔ ہماری رائے میں ابھی وقت ہے۔ کہ پاکستان اس کے متعلق جلد کوئی ایسا ٹھوس اور موثر قدم اٹھائے۔ جس سے یہ معاملہ بسہولت طے ہو جائے۔

کیا مُلّا متحد و متفق ہے؟

کانفرنس میں مولوی عبدالغفار حسن نے جو مودودیوں کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں ایک تقریر میں بڑے فخر سے فرمایا ہے کہ آج مُلّا متفق و متحد ہے مگر اس کے مخالف باہم لڑ رہے ہیں۔

شاید آپ کا اشارہ ۳۱ علماء کی کانفرنس کی طرف ہے۔ جو کراچی میں ہو رہی ہے۔ اگر آپ کا یہی مطلب ہے۔ تو عرض ہے کہ تمام قوم سے الگ ہو کر اس طرح اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنا لینے ہی کا نام اگر اتحاد ہے تو کیا کہنا۔ یہی بات جس کو آپ مُلّا کا اتحاد سمجھتے ہیں۔ مُلّا کی تفرقہ انداز فطرت کی غمازی کر رہی ہے۔ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کریں۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ مُلّا نے اسلام میں تفرقہ اندازی کے لئے ہمیشہ اتحاد کیا ہے۔ اور یہی اس کی شان ہے۔ دیکھ لیجئے پچھلی صدیوں میں جب کسی نے آوازۂ حق بلند کیا ہے۔ مُلّا نے اس کے خلاف متحدہ محاذ بنا کر اسکے کفر و ارتداد اور قتل کا فتوے دیا ہے مُلّا اپنے زعم باطل کی وجہ سے کبھی عام انسانی سطح پر نہیں رہ سکتا۔ وہ ہمیشہ اپنے آپ کو دوسروں سے بلند و بالا سمجھتا ہے۔ اور جب اسلام سے مقابلہ نہ ہو۔ جب وہ متحدہ محاذ کی سی صورت بنا لیتا ہے۔ تو باہم فیصلہ بمقدار علم جانچنے میں مصروف رہتا ہے۔ آج چونکہ مُلّا کو ڈر ہے کہ اگر صحیح اسلام آ گیا۔ تو اس کی اجارہ داری ختم ہو جائے گی۔ وہ قوم سے لڑنے کے لئے کمر کس رہا ہے۔ لیکن جب یہ ڈر ختم ہو جائے گا۔ تو پھر آپس میں لڑے گا۔ بہرحال اس کو لڑنا ضرور ہے۔ خواہ اسلام کے خلاف محاذ بنا کر لڑے۔ خواہ باہم ایک دوسرے سے

آج پاکستان میں حقیقی اسلامی اصولوں کے مطابق حکومت قائم کرنے کا سوال درپیش ہے یہ ایک عظیم الشان موقعہ ہے کہ ہم اسلام کا منور چہرہ دنیا کو دکھا سکیں۔ مگر مُلّا بھی اپنی تفرقہ بازی کا پرانا صحیفہ لے کر نکل آیا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اسلامی ریاست کے بنیادی اصول وہ ہیں جو میں نے سوچے ہیں۔ جب تک دستور ان کے مطابق نہ بنایا جائے گا۔ میں نہ مانونگا۔ مُلّا کو سمجھنا چاہئے کہ آج بادشاہی کا زمانہ نہیں۔ جب ایک شخص پر رعب جما کر وہ اپنی من مانی کر سکتا تھا۔ آج جمہوریت کا زمانہ ہے۔ مُلّا ۳۱ نہیں ۳۱ ہزار نہیں ۳۱ لاکھ بھی ہوں تو ان میں سے ہر ایک کا صرف ایک ہی ووٹ ہوگا۔ اور ایک عام غیر مُلّا مسلمان سے اس کو کوئی امتیاز نہیں دیا جائے گا۔ انشاء اللہ پاکستان میں اسلام کے خلاف اس کی یہ سازش ضرور ناکام ہوگی۔

مخرب اخلاق فلمیں

ہمارے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے لئے عام طور پر سینما دیکھنا ممنوع قرار دیا ہے۔ سینما کا مخرب اخلاق اثر دیکھ کر حکومت پاکستان ایک قانون بنانا چاہتی ہے۔ جس کے رو سے بچوں اور نوعمروں کے لئے بعض فلمیں دیکھنا ممنوع قرار دیا جائے گا۔ اس ضمن میں روزنامہ "نوائے وقت" میں ایک فاضلانہ ادارتی نوٹ شائع ہوا ہے۔ اسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اور اس کی تائید کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ حکومت ان باتوں کو بھی زیر غور لائے گی۔ جن کی طرف اس نوٹ میں توجہ دلائی گئی ہے۔

حکومت پاکستان فلموں کی نمائش کے متعلق ایک مسودۂ قانون پر غور کر رہی ہے۔ جس کے تحت بچوں اور دوسرے اثر قبول کرنے والے نوعمروں کے لئے جنسی یا مجرمانہ موضوعات پر مبنی فلموں کا دیکھنا ممنوع قرار دیا جائے گا۔ اس بل کے اغراض و مقاصد میں بتایا گیا ہے کہ ایسے فلم مستقبل میں پاکستان کے شہریوں کے لئے بڑی حد تک گمراہ کن ہیں۔ اور انہیں جرائم کی بصری تصاویر دیکھ کر بے راہروی کی زندگی کی ترغیب ملتی ہے۔

یہ مسودہ قانون جس بنیاد پر پیش کیا جا رہا ہے۔ کوئی ہوش مند انسان اس سے اختلاف نہیں کر سکتا۔ بلکہ اس کے ساتھ یہ مطالبہ بھی کیا جائے گا۔ کہ ایسے فلموں کی نمائش کلی طور پر بند کی جائے۔ جو فلمیں کمسنوں اور نوعمروں کے لئے غیر مفید ہوتی ہیں۔ وہ جوانوں یا زیادہ عمر کے افراد کے لئے ہرگز صحت مند نہیں ہو سکتیں ایسی فلموں کے جو اشتہار ہوتے ہیں۔ ان میں بالعموم قتل و غارت۔ مار۔ دھاڑ اور اسی طرح کے غیر صحت مند رجحانات کی حیرت انگیزی اور ہوش ربائی پر زور دیا جاتا ہے۔

خود امریکہ اور برطانیہ میں جہاں سے ہم ایسی فلمیں درآمد کرتے ہیں۔ ان فلموں کے معاشرہ پر اثرات کے متعلق جو استصواب کئے جاتے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اکثر نوعمر آدمیوں نے جرائم کی رغبت انہی فلموں کو دیکھ کر حاصل کی۔ کسی فلم میں مار دھاڑ یا قتل کرنے کا کوئی انوکھا طریقہ دیکھا تو کسی منچلے نے اس کے مطابق عمل کرنے کا ارادہ کر لیا۔ پچھلے دنوں اخبارات میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے۔ کہ دو امریکی نوجوانوں نے ایسی فلم دیکھ کر ڈکیتی کی واردات کا ارتکاب کیا۔ اور پولیس کے سامنے اپنے بیانات میں اس بات کا اعتراف کیا۔ کہ فلاں فلم میں کسی بنک کو لوٹنے کی تفصیل پیش کی گئی تھی۔ اور ہمارا یہ فعل اسی کا نتیجہ ہے۔ اس کے ساتھ نوجوانوں میں عام بے راہ روی کی ذمہ داری بھی بڑی حد تک ان فلموں پر عائد ہوتی ہے۔

ان غیر صحت مندانہ رجحانات کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان فلموں میں ڈاکو۔ قاتل۔ رہزن چور بدمعاش کو ہیرو کے روپ میں پیش کیا جاتا ہے۔ ان کرداروں کی مذموم حرکات اور ناشائستہ افعال کو واقعات کی روشنی میں جائز دکھایا جاتا ہے۔ اور خاطر خواہ اثر پیدا کرنے کے لئے ایسا ماحول اور فضا پیش کئے جاتے ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء میں

جلسہ سالانہ کے مبارک اجتماع میں شامل ہونیوالوں کیلئے دعا

کہ اللہ تعالےٰ ان پر اپنے فضل اور رحمت کے دروازے کھولے اور انہیں روحانی کان اور قوتِ عملیہ عطا کرے

جماعتی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ نئی نئی اصلاحات ہوں پس نئی قیود اور اصلاحات کو خوشی سے برداشت کرنا چاہئے

حفاظت کیلئے ظاہری تدابیر ایک ضروری چیز ہیں۔ لیکن خلافت کو بادشاہت کا رنگ مت دو

تقریر نویس :- مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

۲۶ر دسمبر ۱۹۵۲ء حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ساڑھے نو بجے صبح جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ اور حضور نے تشہد و تعوذ کے بعد ذیل کے کلمات طیبات کے ساتھ اس مبارک جلسہ کا افتتاح فرمایا :-

فرمایا :-

پہلے میں اس جلسہ کے افتتاح کے لئے

دُعا

کروا دیتا ہوں۔ تاکہ اللہ تعالےٰ ہمارے اس جلسہ کو ان اغراض کے مطابق بنائے جن اغراض کے لئے اس نے اس جلسہ کی بنیاد رکھی تھی اور اور تاکہ اللہ تعالےٰ اس جلسہ میں شامل ہونے والوں پر اپنے فضل اور رحمت سے ان دروازوں کو کھولے جن دروازوں کو کھولنا اس جلسہ کے قیام کے ساتھ اس نے مقدر کیا تھا۔ اور جس طرح اس نے ان کو اس دنیا کی باتیں سننے کے لئے کان عطا فرمائے ہیں۔ اسی طرح وہ ان کو دین کی باتیں سننے کے لئے روحانی اور دل کے کان بھی عطا فرمائے۔ اور قوت عملیہ جس کے بغیر ایمان کسی کام کا نہیں وہ ان کو عطا ہو۔ اور ان کی زندگیاں خدا تعالےٰ کے منشاء اور اسلام کی تعلیم کے مطابق ہوں۔

بعض جماعتوں کی طرف سے

باہر سے تاریں آئی ہیں۔ جن میں انہوں نے درخواست کی ہے کہ جلسہ سالانہ کی دعا کے موقعہ پر ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔ چنانچہ بورنیو کے شہر جیسلٹن سے وہاں کی جماعت کی تار آئی ہے۔ کہ یہاں نئی جماعت بن رہی ہے۔ دوست دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری امداد فرمائے۔ اسی طرح شیخ ناصر احمد صاحب کی سوئٹزرلینڈ سے تار آئی ہے۔ سید عبدالرحمن صاحب کی امریکہ سے تار آئی ہے۔ چوہدری عبدالرحمن صاحب کی لنڈن سے تار آئی ہے۔ حافظ بشیر الدین صاحب کی ماریشس سے تار آئی ہے یہاں کی مقامی جماعتوں کی طرف سے بھی مختلف جگہوں سے تاریں آئی ہیں۔ جن کے نام لینے کی ضرورت نہیں۔ احباب اجمالی طور پر ان سب کو اپنی دعاؤں میں شامل کر لیں۔ دعا کے بعد میں چند الفاظ کہہ کر اس جلسہ کا افتتاح کرونگا۔ اور پھر باقی پروگرام شروع ہوگا۔

(اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی)

دعا سے فارغ ہونے پر حضور نے فرمایا۔

میں صرف چند منٹ بعض باتیں کہہ کر چلا جاؤں گا۔ ایک تو میں احباب سے

درخواست کرتا ہوں

کہ پچھلے کچھ دنوں سے شدید سردی اور خشک سردی کی وجہ سے میری طبیعت زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ دردیں پھر شروع ہو گئی ہیں۔ اور اسی طرح نزلہ کی شکائت ہوگئی ہے۔ دردوں کی وجہ سے مجھے ملاقاتوں میں تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ میں بیٹھ نہیں سکتا۔ اور نزلہ کی وجہ سے بولنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے میں بول نہیں سکتا۔ پس ایک تو ملاقاتوں کے وقت احباب احتیاط سے چل کر آیا کریں۔ تاکہ گرد نہ اڑے۔ دوسرے دعا بھی کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان دنوں میں ایسی توفیق عطا فرمائے کہ میں اپنے خیالات آپ تک پہنچا سکوں۔ باقی دوائیں جو درد کی وجہ سے میں نے شروع کی ہیں۔ ان سے کچھ افاقہ بھی ہے چنانچہ آج پون گھنٹہ میں نے ملاقات کی۔ اور میں اس غرض کے لئے بیٹھ رہا۔ لیکن

بعض دفعہ لمبی ملاقاتیں

بھی ہوتی ہیں۔ دوسرے یہ دوائیں جو دردوں کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ ان سے دل میں ضعف پیدا ہوتا ہے۔ اور اس وجہ سے میں زیادہ دیر بیٹھ نہیں سکتا۔ لیکن بہرحال درد کی شدت کی وجہ سے چونکہ نہ میں بول سکتا ہوں۔ اور نہ بیٹھ سکتا ہوں۔ اس لئے دوائیں استعمال کرنی ہی پڑتی ہیں۔

اس کے بعد دو تین باتیں میں جلسہ کے متعلق اور کچھ منتظمین کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ آپ سے تو یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جیسا کہ اخبار میں میں نے اعلان کروا دیا تھا۔ آجکل

خشک سردی پڑ رہی ہے

اور اس سے نمونیہ وغیرہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اپنی اوقات کو اس طرح خرچ کریں۔ اور یہاں اس طرح اپنے دن گزاریں کہ آپ کو بلا وجہ موسم کی شدت کا مقابلہ نہ کرنا پڑے۔ مومن کی جان بڑی قیمتی چیز ہوتی ہے۔ آپ کو تو خود تجربہ ہے۔ کہ ایک ایک احمدی بنانے میں کتنے مہینے لگ جاتے ہیں۔ پس ایک احمدی کا اپنی جان بچانا کوئی معمولی بات نہیں۔ کیونکہ وہ آسانی سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ بڑی قربانی سے حاصل ہوتا ہے۔

دوسری بات

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ جلسہ سالانہ میں بعض قیود بڑھائی گئی ہیں۔ کیونکہ اخراجات کے متعلق ہمارا اندازہ تھا۔ کہ جلسہ سالانہ پر خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ پس میں نے منتظمین کو تاکید کی کہ چونکہ قحط کا موسم ہے۔ اس لئے کھانے کو ضائع ہونے سے بچاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ اخراجات اتنے زیادہ ہو جائیں کہ سلسلہ ان کو برداشت نہ کر سکے۔ بڑھنے والی جماعتوں کے متعلق ہمیشہ ترقی اور اصلاح کا خیال زیادہ رکھا جاتا ہے۔ لیکن اس خیال میں بعض غلطیاں بھی ہوئیں چونکہ نیا تجربہ ہے۔ اس لئے دوستوں کو

غلطیوں کی اصلاح

کی تو کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن ان غلطیوں پر چڑنا نہیں چاہیئے۔ ورنہ جماعت کی تنظیم اور اس کی ترقی نہیں ہو سکتی۔ ترقی ہمیشہ اسی طرح ہوتی ہے۔ کہ اصلاحات جاری کی جائیں اور پھر غلطیاں دیکھی جائیں اور ان غلطیوں کی اصلاح کر کے آئندہ کے لئے کوئی معین اور صحیح قدم اٹھایا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو لوگوں کے ڈر کے مارے کوئی نیا قدم نہیں اٹھایا جا سکتا اور نظام کی مضبوطی کے لئے کوئی نیا طریق اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ پس جماعتی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ کہ جماعت میں ہمیشہ نئی نئی اصلاحات کی جائیں۔ بے شک ان اصلاحات میں غلطیاں بھی ہوں گی۔ دوست ان غلطیوں کو پکڑیں۔ لیکن ان غلطیوں پر گھبرانا نہیں چاہیئے۔ ورنہ کام کرنے والے نئے قدم اٹھانے سے گھبرائیں گے۔ اور قوم ترقی نہیں کر سکے گی۔ پس آپ جرح ضرور کریں۔ اور جب کوئی غلطی دیکھیں تو منتظمین کو توجہ دلائیں۔ تاکہ اس غلطی کی اصلاح کی جائے۔ لیکن ساتھ ہی خوشی سے

نئی قیود اور اصلاحات

کو برداشت کریں۔ کیونکہ ان قیود کا بڑھانا جماعت کی ترقی کی علامت ہے تنزل کی نہیں۔ اسی طرح کام کرنے والوں کو توجہ دلانا بھی ضروری ہے اگرچہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ توجہ دلانے کے باوجود بھی اصلاح نہیں کی جاتی۔ ابھی ایک دوست نے جو کراچی سے آئے ہوئے ہیں اور جنہوں نے صرف چند دن ہوئے بیعت کی ہے کھانے کے متعلق شکایت کی۔ میں نے اس شکایت اور بعض دوسری شکائتوں کے لئے ایک کمیٹی بنا دی کہ وہ نگرانی کرے۔ اور کارکن مہمانوں کی ہر ضرورت کو پورا کر دیا کریں۔ اس کمیٹی کی طرف سے مجھے رپورٹ آئی کہ انتظام ہو گیا ہے۔ لیکن پھر دوبارہ اسی دوست کی طرف سے شکائت آئی کہ ابھی تک انتظام نہیں ہوا۔ میں نے پھر توجہ دلائی گئی تو انہوں نے پھر رپورٹ کی کہ انتظام ہو گیا ہے۔ مگر ابھی میں تقریر کے لئے آ رہا تھا۔ تو پھر ان کی طرف سے شکائت آئی۔ کہ کوئی بھی انتظام نہیں ہوا۔

اسی طرح جلسہ گاہ کے متعلق خود میں نے اس نقشہ کو دیکھ کر کہا۔ کہ یہ مجھے پسند نہیں۔ یہ احتیاط سے گزر کر

غیر اسلامی طریق

کا جلسہ گاہ بن گیا ہے۔ ا

میں پسند نہیں کرتا۔ اسلام ہمیں بے شک احتیاط کا حکم دیتا ہے۔ قرآن کریم میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خذوا حذرکم لیکن موجودہ جلسہ گاہ کی جو شکل ہے یہ تو ایسی ہی ہے جیسے بادشاہ اعلانوں کے لئے آتے ہیں تو لوگوں کو دور دور بٹھا دیا جاتا ہے

اتنا لمبا فاصلہ

میرے نزدیک ہرگز اس حفاظت کے لئے ضروری نہیں جس حفاظت کا خدا تعالیٰ ہم سے تقاضا کرتا ہے۔ پہلوؤں کے متعلق میں نے کہا تھا کہ انہیں تنگ کرو اور یہاں لوگوں کو بیٹھنے کا موقعہ دو۔ اسی طرح سامنے والے حصہ کے متعلق میں نے کہا تھا کہ اسے بھی تنگ کرو۔ جیسا کہ آپ لوگوں کو یاد ہوگا گذشتہ سال بھی بعض احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی تھیں۔ لیکن اس وقت چاروں طرف لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک حملہ جس کی آجکل زیادہ احتیاط کی جاتی ہے پستول کا حملہ ہوتا ہے اور پستول کا حملہ ایسی چیز ہے کہ ایسے ہنگامہ میں اگر کوئی شخص فائر کرنا چاہے اور اس کے پاس بیٹھنے والے ذرا بھی ہوشیار ہوں تو وہ اس کے حملہ کو فوراً بےکار کر سکتے ہیں۔ پستول کا حملہ پچاس فٹ سے زیادہ فاصلے سے نہیں ہو سکتا الّا ماشاء اللہ۔ لیکن ایسا تو کبھی کبھی ہوتا ہے اور عزرائیل لوگوں کی جانیں نکالنے کے لئے ہر روز آتا ہے۔ پس جان نکالنا کوئی ایسی غیر معمولی چیز نہیں کہ اس کے لئے غیر معمولی احتیاط کی جائے۔ اب جلسہ گاہ میں بیٹھنے والے اتنے دور دور بیٹھے ہیں کہ ان کا اس قدر دور بیٹھنا

طبیعت پر سخت گراں گذرتا ہے

اور زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ باوجود میرے کہنے کے اصلاح نہیں کی گئی۔ پس میں منتظمین سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب تک اس جلسہ گاہ کی اصلاح نہ کی گئی میں کل تقریر نہیں کروں گا۔ اگلی صف آگے آنی چاہیئے اور پہلوؤں میں بھی لوگوں کے بیٹھنے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ اب تو ایسی شکل بنی ہوئی ہے جیسے بادشاہ اعلان کرنے کے لئے آتے ہیں تو لوگوں کو بٹھا دیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

احتیاط ضروری چیز ہے

حضرت عمرؓ اسی بے احتیاطی کی وجہ سے شہید ہوئے۔ حضرت عثمانؓ اسی بے احتیاطی کی وجہ سے شہید ہوئے۔ حضرت علیؓ اسی بے احتیاطی کی وجہ سے شہید ہوئے۔ مصر میں ایک دفعہ مسلمان نماز پڑھ رہے تھے کہ ان پر اچانک حملہ کر دیا گیا شاید انہوں نے پہرہ مقرر نہیں کیا تھا۔ جیسے آجکل کے مولوی ہمارے پہرہ پر اعتراض کرتے ہیں اسی طرح اس زمانہ میں لوگ اعتراض کرتے ہوں گے۔ چونکہ نیا نیا ملک فتح ہوا تھا۔ اس لئے انہوں نے اس خیال سے کہ لوگ اعتراض نہ کریں کہ نماز کے وقت بھی یہ پہرہ رکھتے ہیں اپنے لئے پہرہ مقرر نہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن نے نماز کی حالت میں ہی کئی صفیں قتل کر دیں اور پھر کہیں جا کر اگلی صف والوں کو پتہ لگا کہ دشمن نے حملہ کر دیا ہے۔ بیسیوں صحابہؓ مارے گئے اور سینکڑوں دوسرے مسلمان شہید ہوئے۔ پس پہرہ ایک ضروری چیز ہے۔ لیکن اس کی ایسی شکل بنا دینا کہ پہرہ ہی رہ جائے اور کام ختم ہو جائے یہ بھی ایک لغو بات ہے۔ آخر ہر ایک نے مرنا ہے پس ایسی احتیاط جو

خلافت کو بادشاہت کا رنگ

دے دے یا تنظیم کو غیر معمولی شان و شوکت والی چیز بنا دے۔ یہ نہ تنظیم کہلا سکتی ہے اور نہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے یہ کوئی پسندیدہ امر ہے۔ اصل حفاظت خدا تعالیٰ کرتا ہے بندے نہیں کرتے اور یہ چیز جو آج نظر آ رہی ہے یہ احتیاط سے بالا ہو گئی ہے۔ لوگ اتنی دور بیٹھے ہوئے ہیں کہ وہ تو شاید مجھے دیکھ رہے ہوں لیکن میری نظر چونکہ کمزور ہے اس لئے مجھے شاذ و نادر ہی کسی کی شکل نظر آ رہی ہے۔ پس ان کو بھی قریب آنے کا موقعہ دینا چاہیئے۔ باقی نگرانوں کا کام ہوتا ہے کہ وہ ہوشیاری سے کام لیں بھلا ایسے احمقوں نے حفاظت کیا کرنی ہے جن کے سامنے ایک شخص رائفل لے کر آ جاتا ہے اسے اٹھاتا ہے، نشانہ باندھتا ہے اور فائر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر نہ انہیں رائفل لاتے وقت وہ نظر آتا ہے نہ رائفل اٹھاتے وقت نظر آتا ہے نہ نشانہ باندھتے وقت نظر آتا ہے۔ نہ ارد گرد بیٹھنے والوں کو پتہ لگتا ہے کہ فلاں شخص رائفل چلانے لگا ہے۔ حالانکہ

رائفل ایسی چیز ہے

کہ ایک ہاتھ مارا جائے تو وہ دور جا پڑے۔ اور اس کا نشانہ آسمان کی طرف چلا جائے۔ پس رائفل کا سوال نہیں سوال پستول کا ہے۔ مگر اس میں بھی تب کامیابی ہوتی ہے جب کوئی پچاس ساٹھ فٹ سے نشانہ لگائے۔ اور ایک منٹ تو نشانہ لگانے میں ہی صرف ہو جاتا ہے۔ اگر پاس کے لوگ ذرا بھی ہوشیار ہوں تو وہ صرف ایک کہنی کی حرکت سے اس کے نشانہ کو ختم کر سکتے ہیں۔ بلکہ کہنی تو الگ رہی سانس کی تیزی سے بھی نشانہ بگڑ جاتا ہے اگر کسی کو پتہ لگے کہ کوئی شخص پستول چلانے لگا ہے اور وہ ذرا اپنی کہنی اسے مار دے تو اتنی معمولی سی بات سے ہی اس کا نشانہ خطا ہو جاتا ہے۔ پس یہ کھیل میں پسند نہیں کرتا اس کی فوراً اصلاح کی جائے۔ جلسہ کے وقت میں تو اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ راتوں رات اس کی اصلاح ہو جانی چاہیئے۔ ورنہ کل میں تقریر کے لئے نہیں آؤں گا اور دوستوں کو خلافت کے لئے جو مکانات بنائے گئے ہیں ان میں ملاقات کا موقعہ دوں گا۔ اور کہہ دوں گا کہ مجھ سے مصافحہ کر لو اور چلے جاؤ۔ ایسے ماحول میں تقریر کرنے کے لئے میں نہیں آ سکتا۔ ہماری جماعت

ایک مخلصین کی جماعت

ہے اور دور دور سے لوگ جلسہ سالانہ کے لئے آتے ہیں۔ ان کو مجرم کے طور پر بٹھا دینا اور ڈربہ کے طور پر بند کر دینا ایسی چیز ہے جسے میری غیرت برداشت نہیں کرتی۔ وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں اور میں ان سے محبت کرتا ہوں پھر

ہم میں اتنی دوری کیوں ہو؟

دوسری طرف پہرہ کا انتظام بہت ناقص ہے۔ پہلے بہت سے آدمی ہوا کرتے تھے مگر اس دفعہ اتنے آدمی نظر نہیں آتے۔ جلسہ گاہ کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ اگر لوگوں کے لئے سٹیج سے پندرہ بیس فٹ پرے جگہ بنا دی جائے تو غالباً یہ کافی ہوگا۔ بے شک نگرانوں کی یہ ذمہ واری ہے کہ وہ دیکھتے رہیں کہ کوئی شریر آدمی تو اندر نہیں آ گیا۔ مگر یہ بھی نامناسب امر ہے کہ کسی ایک شریر کی وجہ سے سارے مجبوں کو دور بٹھا دیا جائے۔ اسی طرح میں کارکنوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بے تحقیق رپورٹیں نہ کیا کریں۔ درست رپورٹیں کیا کریں۔ بے شک ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ سلسلہ کا روپیہ ضائع ہو۔ مگر ہم یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ مہمانوں کی ہتک ہو۔ اب میں جلسہ کا افتتاح کرتے جاتا ہوں۔ اس کے بعد دوسری کارروائی شروع ہوگی ۔

کوئی احمدی تحریک جدید سے باہر نہ رہے

شریف الطبع اور نیک غیر احمدیوں سے بھی وعدے لئے جائیں

"اے عزیزو! تم احمدیوں میں سے کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اس تحریک (جدید) میں شامل نہ ہو۔ اور کوئی ایسا نہ ہونا چاہیئے جو وعدہ کر کے اس میں کمزوری دکھائے۔ بلکہ چاہیئے کہ کوئی شریف الطبع اور نیک غیر احمدی بھی اس سے باہر نہ رہے خواہ ابھی اسے احمدیہ جماعت میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوئی ہو"

(سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

سیکرٹریان تحریک جدید اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑے ثواب کا موقعہ دیا ہے وہ بھی بیدار ہوں۔ اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں۔ انہیں خدا تعالیٰ نے دوہرے بلکہ تہرے ثواب کا موقعہ عطا کیا ہوا ہے"

(سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

مبلغ سیرالیون کی علالت

مکرم محمد ابراہیم صاحب خلیل نے سیرالیون سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ وہ خود اور ان کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکیل التبشیر)

"زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ جن میں کسی ایک رکن کو چھوڑنے والا مسلمان نہیں رہتا"

(ناظر بیت المال ربوہ)

بائیبل کا تازہ ایڈیشن

ایک ہزار الفاظ پر مشتمل آیات نکال دی گئیں

نئے عہد نامہ میں اہم تبدیلیاں (۲)

(از مکرم شیخ عبد القادر صاحب لائلپور)

خون کی بوندیں

لوقا ۲۲/۴۳، ۴۴ میں لکھا ہے۔

"اور آسمان سے ایک فرشتہ اس کو (مسیح کو) دکھائی دیا۔ وہ اسے تقویت دیتا تھا۔ پھر وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو کر اور بھی دلسوزی سے دعا مانگنے لگا۔ اور اس کا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔"

ان آیات کے نیچے نوٹ دے دیا گیا ہے۔ کہ بہت سے قدیم نسخوں میں یہ پائی نہیں جاتیں۔

موسم کی کیفیت

متی ۱۶/۲ میں لکھا ہے۔

"اور صبح کو یہ کہ آج آندھی چلے گی۔ کیونکہ آسمان لال اور دھندلا ہے۔ تم آسمان کی صورت میں تو تمیز کرنی جانتے ہو۔ مگر زمانوں کی علامتوں میں تمیز نہیں کر سکتے۔"

ان آیات کے نیچے نوٹ دے دیا گیا ہے کہ بہت سے قدیم نسخوں میں یہ عبارت پائی نہیں جاتی

گلا گھونٹے جانوروں کی حرمت

اعمال ۱۵/۲۹ "تم ...... گلا گھونٹے ہوئے جانوروں .... سے پرہیز کرو۔"

حاشیہ میں ہے۔ کہ بعض نسخوں میں گلا گھونٹے ہوئے جانوروں کے الفاظ نہیں ہیں۔

دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آنے والا موعود

یہودا حواری کے خط میں ایک پیشگوئی پائی جاتی ہے۔ یہ الفاظ شروع ہوتی ہے:۔

"اس بارہ میں حنوک نے بھی جو آدم سے ساتویں پشت میں تھا۔ یہ پیشگوئی کی تھی کہ دیکھو خداوند اپنے لاکھوں مقدسوں کے ساتھ آیا۔"

یہ ترجمہ اردو انجیل میں دیا گیا ہے۔ انگریزی تراجم میں لاکھوں مقدسین کی بجائے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ خداوند (یعنی سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آمد کا ذکر ہے۔ یہاں تک کہ بائیبل کے "ریوائزڈ ورشن" میں جو کہ سال ۱۸۸۹ء میں "برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لنڈن" کی طرف سے شائع ہوا۔ دس ہزار قدوسیوں (Ten thousands of his holy ones) ہی ترجمہ دیا گیا ہے۔ لیکن بائیبل کے تازہ ایڈیشن میں دس ہزار قدوسیوں کی بجائے ہزاروں ہزار یا لاکھوں (Holy myriads) ترجمہ کر دیا گیا ہے۔

بانگِ مرغ

پطرس کے متعلق انجیل مرقس میں یسوع مسیح کی یہ پیشگوئی درج ہے۔ کہ تو مرغ کے دو بار بانگ دینے سے پہلے تین بار میرا انکار کرے گا۔" ۱۴/۳۰

لیکن مرقس میں چونکہ مرغ کی دوسری بانگ کا ذکر تھا۔ پہلی کا ذکر نہیں تھا۔ ۱۴/۷۲۔ اس لئے مرقس کے مختلف نسخوں میں مرغ کی پہلی بانگ کا ذکر شامل کر دیا گیا۔ ۱۴/۶۸

اب یہ ذکر الحاقی ثابت ہونے پر نکال دیا گیا ہے۔

عام تبدیلیاں

بائیبل کے تازہ ایڈیشن سے جو آیات نکال دی گئی ہیں۔ ان میں سے کچھ آیات کا ذکر مختلف عنوانوں کے ماتحت ہو چکا ہے۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل آیات بائیبل کے اس ایڈیشن سے نکالی گئی ہیں۔

(۱) متی ۱۲/۴۷ "کسی نے اس سے کہا۔ دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں۔ اور تجھ سے باتیں کرنا چاہتے ہیں۔"

(۲) متی۔ ۱۷/۲۱ "لیکن یہ قسم دعا اور روزہ کے سوا اور کسی طرح نہیں نکل سکتی۔"

(۳) متی ۱۸/۱۱ "کیونکہ ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔"

(۴) متی ۲۱/۴۴ "اور جو اس پتھر پر گرے گا۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ مگر جس پر وہ گرے گا۔ اسے پیس ڈالے گا۔"

(۵) متی ۲۳/۱۴ "اے ریاکار فقیہو اور فریسیو تم پر افسوس! کہ تم بیواؤں کے گھروں کو دبا بیٹھتے ہو۔ اور دکھاوے کے لئے نماز کو طول دیتے ہو۔ تمہیں زیادہ سزا ہوگی۔"

(۶) مرقس ۷/۱۶ "اگر کسی کے سننے کے کان ہوں تو سن لے۔"

(۷) مرقس ۹/۳۸ "کیونکہ وہ (یعنی یسوع) ہماری پیروی نہیں کرتا تھا۔"

(۸) مرقس ۹/۴۴۔ "جہاں ان کا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بجھتی۔"

(۹) مرقس ۹/۴۶۔ "جہاں ان کا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بجھتی۔"

(۱۰) مرقس ۹/۴۹ "اور ہر ایک قربانی نمک سے نمکین کی جائیگی"

(۱۱) مرقس ۱۰/۲۵۔ "جو لوگ دولت پر بھروسہ رکھتے ہیں ان کے لئے"

(۱۲) مرقس ۱۱/۲۶۔ "اور اگر تم معاف نہ کروگے۔ تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہے تمہارے قصور بھی معاف نہ کریگا۔"

(۱۳) مرقس ۱۳/۳۳ "اور دعا مانگتے رہو۔"

(۱۴) مرقس ۱۵/۲۸۔ "تب اس مضمون کا وہ نوشتہ کہ وہ بدکاروں میں گنا گیا۔ پورا ہوا۔"

(۱۵) لوقا ۸/۴۳۔ "اور اپنا سارا مال حکیموں پر خرچ کر چکی تھی۔"

(۱۶) لوقا ۹/۵۴۔ "جیسا ایلیاہ نے کیا۔"

(۱۷) لوقا ۹/۵۵۔ "اور کہا تم نہیں جانتے کہ تم کیسی روح کے ہو۔ کیونکہ ابن آدم لوگوں کی جان برباد کرنے نہیں بلکہ بچانے آیا۔"

(۱۸) لوقا ۱۱/۱۱۔ "روٹی مانگے تو اسے پتھر دے"

(۱۹) لوقا ۱۷/۳۶ "دو آدمی کھیت میں ہوں گے۔ ایک لے لیا جائے گا اور دوسرا چھوڑ دیا جائے گا۔"

(۲۰) یوحنا ۳/۱۳۔ "(ابن آدم) جو آسمان میں ہے"

(۲۱) یوحنا ۵/۴۔ شفا بخش تالاب کا بیان نکال دیا گیا ہے

(۲۲) اعمال ۸/۳۷۔ "پس فلپس نے کہا۔ کہ اگر تو دل و جان سے ایمان لائے تو روا ہے۔ اس نے جواب میں کہا۔ میں ایمان لاتا ہوں۔ کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے۔"

(۲۳) اعمال ۱۵/۳۴۔ "لیکن سیلاس کو وہاں رہنا اچھا لگا۔"

(۲۴) اعمال ۲۴/۶ تا ۸ "اور ہم نے چاہا کہ اپنی شریعت کے موافق اس کی عدالت کریں۔ لیکن لوسیاس سردار آکر بڑی زبردستی سے اسے ہمارے ہاتھ سے چھین لے گیا۔ اور اس کے مدعیوں کو حکم دیا۔ کہ تیرے پاس جائیں۔"

(۲۵) اعمال ۲۸/۲۹ "جب اس نے یہ کہا۔ کہ یہودی آپس میں بہت بحث کرتے چلے گئے۔"

(۲۶) افسیوں ۱/۱۔ "جو افسس میں ہیں۔"

(۲۷) عبرانیوں ۲/۷۔ "اور اپنے ہاتھوں کے کاموں پر اسے (یعنی یسوع کو) اختیار بخشا۔"

(۲۸) مکاشفہ ۲۱/۳ "اور ان کا خدا ہوگا۔"

(۲۹) متی ۲۷/۳۵ "کہ تا جو نبی نے کہا تھا۔ پورا ہو۔ کہ انہوں نے میرے لباس آپس میں بانٹ لئے۔ اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا۔" یہ الفاظ کیتھولک بائیبل اور بعض اردو تراجم میں ملتے ہیں۔ (مثلاً بائیبل ۱۸۷۰ء مرزاپور) لیکن بائیبل کے تازہ ایڈیشن میں درج نہیں ہیں۔

(۳۰) لوقا ۲۳/۳۸ (اور ایک نوشتہ) جو کہ یونانی لاطینی اور عبرانی زبان میں تھا۔ یہ عبارت بھی نکال دی گئی ہے۔

(ب) مندرجہ ذیل آیات میں چند الفاظ کی تبدیلی کی گئی۔

(۱) متی ۳/۱۶۔ دیکھو اس کے لئے (یعنی مسیح کے لئے) آسمان کھل گیا۔ "اس کے لئے" کے الفاظ حذف کر دیئے گئے ہیں۔

(۲) متی ۲۷/۲۴ "میں اس راستباز کے خون سے بری ہوں۔" راستباز کا لفظ حذف کر دیا گیا ہے

(۳) مرقس ۶/۱۴۔ "ہیرودیس بادشاہ نے کہا۔" کی بجائے بعض لوگوں نے کہا کر دیا گیا ہے۔

(۴) لوقا ۴/۴۴۔ "اور وہ گلیل کے عبادت خانوں میں منادی کرتا رہا۔" گلیل کی بجائے یہودیہ کر دیا گیا ہے۔

(۵) پطرس ۱ ۳/۱۸۔ مسیح نے دکھ اٹھایا کی بجائے مسیح مر گیا کر دیا گیا ہے۔

(۶) مرقس ۹/۲۹۔ روزہ کا لفظ اڑا دیا گیا ہے۔

قدیم نسخوں کے اختلافات

(ج) مندرجہ ذیل عبارتیں جو نئے عہد نامہ میں شامل ہیں۔ ان کو نکالا نہیں گیا۔ لیکن ان کے نیچے نوٹ دے دیا گیا ہے۔ کہ بعض قدیم نسخوں یا بہت سے قدیم نسخوں میں یہ پائی نہیں جاتیں۔ اس قسم کے الفاظ یا عبارتیں ہلالی خطوط میں دے دی گئی ہیں۔

(۱) متی ۲۳/۴ ایسے بھاری بوجھ (جن کا اٹھانا مشکل ہے)

(۲) متی ۲۳/۳۸ دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے (ویران) چھوڑا جاتا ہے۔

(۳) مرقس ۱/۱ (خدا کے بیٹے) یسوع مسیح کی انجیل کا شروع

(۴) مرقس ۲/۲۲ (بلکہ نئی مے کو نئی مشکوں میں بھرتے ہیں)

(۵) مرقس ۷/۲۴۔ صور (اور صیدا) کی سرحدوں میں.....

(۶) مرقس ۱۰/۷ اس لئے مرد...... (اپنی بیوی کے ساتھ رہیگا)

(۷) لوقا ۱۲/۳۹۔ اگر گھر کے مالک کو معلوم ہوتا کہ چور کس گھڑی آئے گا۔ تو (جاگتا رہتا اور) اپنے گھر میں نقب لگنے نہ دیتا۔

(۸) لوقا ۱۷/۲۴۔ ابن آدم (اپنے دن میں) ظاہر ہوگا۔

(۹) یوحنا ۱۱/۲۵۔ قیامت (اور زندگی) میں ہوں۔

(۱۰) یوحنا ۱۳/۱۰ جو نہا چکا اس کو (پاؤں کے سوا اور) کچھ دھونے کی حاجت نہیں۔

(۱۱) کلسیوں ۳/۶۔ خدا کا غضب (نافرمانی کے فرزندوں پر) نازل ہوتا ہے۔

(۱۲) پطرس ۱ ۵/۲۔ خدا کے اس گلہ کی...... (لاچاری سے) نگہبانی نہ کرو۔

(۱۳) مکاشفہ ۱۳/۷ (اور اسے یہ اختیار دیا گیا۔ کہ مقدسوں سے لڑے اور ان پر غالب آئے)

(۱۴) مکاشفہ ۱۳/۱۸ اس حیوان کا عدد چھ سو چھیاسٹھ ہے۔ بعض نسخوں میں چھ سو سولہ لکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو حاشیہ)

(۱۵) مرقس ۱/۲ جیسا کہ یسعیاہ نبی کے صحیفہ میں لکھا ہے۔ بعض نسخوں میں ہے۔ جیسا کہ نبیوں کے صحیفہ میں لکھا ہے۔

(۱۶) مرقس ۱۰/۲۶ وہ نہایت حیران ہو کر اس سے کہنے لگے۔ پھر کون نجات پا سکتا ہے۔ بعض نسخوں میں اس سے کہنے کی بجائے ایک دوسرے سے کہنے لگے لکھا ہے

(۱۷) مرقس ۸/۱۰ دلمنوتہ مقام کی بجائے بعض نسخوں میں "مگدالا" یا "ماگادان" درج ہے۔

(۱۸) لوقا ۸/۴۵۔ پطرس اور اس کے ساتھیوں نے کہا۔ "اور اس کے ساتھیوں نے" کے الفاظ بعض نسخوں میں نہیں ہیں۔

(د) مندرجہ ذیل الفاظ جو کہ ہلالی خطوط میں دیئے گئے ہیں۔ متن میں داخل تو نہیں کیے گئے۔ لیکن حاشیہ پر نوٹ دے دیا گیا ہے۔ کہ بعض قدیم نسخوں میں یہ ملتے ہیں۔

(۱) متی ۵/۲۲ جو کوئی اپنے بھائی پر (بلاوجہ) غصے ہوگا۔

(۲) متی ۳۱/۵ تاکہ جو (یسعیاہ) نبی کی معرفت کہا گیا تھا پورا ہو۔

(۳) متی ۲۵/۱ اپنی مشعلیں لے کر دلہا (اور دلہن) کے استقبال کو نکلیں۔

(۴) متی ۲۶/۲۸ و مرقس ۱۴/۲۴ کیونکہ یہ (نئے) عہد کا میرا وہ خون ہے۔

(۵) متی ۲۷/۱۷ (یسوع) برعباس یا یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے۔

(۶) مرقس ۳/۱۴ اور اس نے بارہ کو مقرر کیا (جنہیں اس نے رسول کا نام دیا)

(۷) مرقس ۵/۳۲ دیکھ تیری ماں تیرے بھائی (اور تیری بہنیں) باہر تجھے پوچھتے ہیں۔

(۸) مرقس ۱۵/۲۹ (چلایا اور) آخری سانس لیا۔

(۹) مرقس ۷/۴ پیالوں لوٹوں اور تانبے کے برتنوں (اور بستروں)……

(۱۰) مرقس ۱۶/۹ بعض قدیم نسخوں میں مرقس کی آخری بارہ آیات کی بجائے جن میں حضرت مسیح ناصری کے آسمان پر جانے کا ذکر ہے۔ مندرجہ ذیل مختصر عبارت پائی جاتی ہے:۔

”اور جو انہیں فرمایا گیا تھا وہ سب انہوں نے پطرس کے ساتھیوں کو مختصر طور پر سنا دیا اور اس کے بعد خود یسوع نے بھی ان کی معرفت مشرق سے مغرب تک حیات جاودانی کی پاک اور لازوال منادی پھیلائی“

بائبل کے تازہ ایڈیشن میں یہ عبارت حاشیہ پر دے دی گئی ہے۔ اور ساتھ یہ نوٹ دیا گیا ہے کہ یہ الفاظ بعض قدیم نسخوں میں مرقس ۱۶/۸ کے بعد ملتے ہیں۔

(۱۱) لوقا ۱/۲۸ اے مریم (عورتوں کے درمیان تو بابرکت ہو)

(۱۲) لوقا ۶/۱ ”پھر سبت کے دن“ کی بجائے بعض نسخوں میں یہ الفاظ ہیں (اس سبت کے بعد دوسرے سبت)

(۱۳) لوقا ۹/۱۱ ”تھوڑے عرصہ“ کی بجائے بعض نسخوں میں ہے (دوسرے دن)

(۱۴) لوقا ۱۰/۴۲ لیکن ایک چیز ضرور ہے“ بعض نسخوں میں ہے” (لیکن ضرورت چند ہی چیزوں کی ہے بلکہ ایک کی)

(۱۵) لوقا ۱۴/۵ تم میں سے کون ایسا ہے جس کا گدھا یا بیل کوئیں میں گر پڑے۔ بعض نسخوں میں گدھے کی جگہ بیٹا لکھا ہے۔

(۱۶) لوقا ۱۵/۲۱ (میرے ساتھ اپنے بھاڑے کے نوکروں جیسا سلوک کیجئے) بعض نسخوں میں اس موقعہ پر یہ الفاظ ملتے ہیں۔

(۱۷) … (گیارہ سے چار بجے تک)…… بحث کیا کرتا تھا۔

(۱۸) رومیوں ۱۴/۲۳ پر حاشیہ دیا گیا ہے کہ بعض نسخوں میں آیت ۲۳ کے بعد رومیوں ۱۶/۲۵ تا ۲۷ کی آیات درج ہیں۔

(۱۹) یوحنا ۵/۴ بعض نسخوں میں تالاب والا واقعہ درج ہے بعض میں یہ واقعہ درج نہیں ہے۔ بعض میں اس واقعہ کا ایک حصہ درج ہے (حاشیہ)

(۲۰) اعمال ۲۰/۱۵ (”ترو گلیم میں قیام کرنے کے بعد) یہ الفاظ بعض نسخوں میں ملتے ہیں

(۲۱) اعمال ۲۱/۱ اور وہاں سے پطرہ (اور مائرا میں) آئے۔ ہلالی خطوط کی عبارت بعض نسخوں میں زائد ہے۔

(۲۲) لوقا ۱۰/۱ ”ستر آدمیوں“ کی بجائے بہتر آدمی کے الفاظ بعض نسخوں میں آتے ہیں۔

نئے عہد نامہ کے الحاقی حصہ کا تاریخی جائزہ

بائبل کے تازہ ایڈیشن میں جو تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ زیادہ تر کا ذکر ہم کر چکے ہیں موجودہ نظریہ یہ ہے کہ پہلی دو صدیوں میں انجیل میں تحریف و الحاق کا بازار کا خوب گرم رہا۔ کیونکہ اس زمانہ میں عیسائی عقائد نشوونما پا رہے تھے اور ان کی تعین کے متعلق مباحثے اور فیصلے ہو رہے تھے۔ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ ابتدائی چرچ کے نادرز نے اپنا نظریہ ثابت کرنے کے لئے بعض عبارتوں کو تسلیم کرنے پر زور دیا جو کہ الحاقی تھیں۔ دوسرے لوگوں نے جو کہ بعد میں آئے ان کی تقلید کی اور اس طرح الحاقی حصہ متن کا جزو بن گیا۔ اور دوسری طرف نقل نویسوں نے بہت سی غلطیاں کیں۔ یہ ناممکن تھا کہ نئے عہد نامہ کی کوئی کاپی تیار کی جائے اور اس میں کتابت کی غلطی نہ ہو۔

مقدس جیروم نے چوتھی صدی کے آخر میں جب یہ ابتری دیکھی تو اس نے معتبر ترین اور قدیم یونانی نسخوں کو جمع کر کے قدیم لاطینی ترجمہ کی نظر ثانی اور تصحیح کا بیڑا اٹھایا۔ ۳۸۳ء میں جیروم نے اناجیل اربعہ کے لاطینی ترجمہ کی نظر ثانی کی اور باقی کتب عہد جدید کی سرسری طور پر تصحیح اور نظر ثانی کی۔ اس نے ۳۸۴ء میں اناجیل اربعہ کا ترجمہ شائع کیا اور تا آئندہ دو سال کے اندر انجیلی مجموعہ کی باقیماندہ کتابوں کا ترجمہ شائع کر دیا۔ لیکن ستم دیکھئے کہ جیروم کے کام پر ان راہبوں نے جو اس کی بائبل کی کاپیاں کرنے پر مامور تھے۔ پانی پھیر دیا۔ وہ ان اصلاحات اور ترمیمات پر راضی نہ تھے۔ انہوں نے دوبارہ الحاقی بیانات متن میں داخل کر دیئے (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو نارمن ذیل سنس کا مضمون The Truth about The Bible بحوالہ انگریزی ریویو آف ریلیجنز اگست ۵۲ء) بائبل کے ترجمہ میں سے غالباً سب سے زیادہ مغربی کلیساؤں کو جیروم کی لاطینی بائبل نے متاثر کیا۔ اس نے الحاقی عبارتیں مغرب میں انجیلی متن کا جزو بن گئیں۔ انیسویں صدی کے آخر میں علمائے بائبل نے جیروم کی طرح قدیم بنیادی نسخوں کو سامنے رکھ کر متن کی نظر ثانی کا کام شروع کر دیا۔ جس کا نتیجہ بیسویں صدی کے وسط میں بائبل کے تازہ ایڈیشن کی صورت میں آپ کے سامنے ہے۔ ابھی قدیم ترین نسخے دستیاب ہو رہے ہیں۔ آئندہ دیکھئے مزید کون کون سے حصے الحاقی ثابت ہوتے ہیں:۔

اس سال جماعت احمدیہ کو زیادہ ہوشیار ہونا چاہیئے

۵۳ء کے متعلق احراری لیڈر عطاء اللہ شاہ بخاری کا چیلنج !

(از مکرم مولینا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمدنگر)

چنیوٹ میں تقریر کرتے ہوئے احراری لیڈر عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے کہا ہے کہ:۔

”مرزا محمود کو آگاہ رہنا چاہیئے کہ اس کی بوٹ کا ۵۲ء گذر گیا ہے اور جب یہ ہماری رپورٹ شائع ہوگی تو ہم بتائیں گے کہ احمدیت کی ۵۲ء میں کتنی ترقی ہوئی ہے تو اب ۵۳ء بخاری کا ہے اور میں اپنے مولا کریم کے فضل و کرم سے کہہ رہا ہوں کہ تم ہوشیار ہو جاؤ آخر فتح میری ہوگی“

(آزاد ۱۶ جنوری ۵۳ء)

یوں تو الٰہی سلسلے ہر دن اور ہر رات میں ترقی کرتے ہیں اور ان کی ترقی مخالفین کی مخالفت کے باوجود ہوتی ہے۔ دشمن اپنی ساری کوششیں کرتے ہیں اور ہر ذریعہ سے اہل حق کو مغلوب کرنا چاہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ کے لگائے ہوئے پودے کی حفاظت کرتا ہے اور اسے ترقی دیتا ہے اور ایسا ہی ہوتا آیا ہے اور ہوتا رہے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت اس وقت زیادہ جوش کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے جب دشمن اپنی آخری بازی لگا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ بلیٰ ان تصبروا و تتقوا و یأتوکم من فورھم ھذا یمددکم ربکم بخمسۃ آلاف من الملائکۃ مسومین (آل عمران ۱۲۵) کہ اے مومنو اگر تم صبر و استقامت سے کام لوگے اور تقویٰ اختیار کرو گے اور دشمن بھی اسی جوش سے حملہ آور ہوں گے تو ہم تمہاری امداد کے لئے پانچ ہزار فرشتے نازل فرمائیں گے۔

۱۹۵۲ء جماعت کی مخالفت کے لحاظ سے بظاہر انتہائی شدت کا سال تھا احراری اخبارات اس سال کے دوران میں کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ احمدیت اب چند دن کی مہمان ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو اقصائے عالم تک شہرت حاصل ہوئی ہے اور اس کی ترقی کے لئے ایسے میدان تیار ہو چکے ہیں جن کا احراریوں کو تصور بھی نہیں۔ باقی رہے احرار سو وہ ۵۲ء کے آخر میں بھی اپنی ناکامیوں کا نوحہ کرتے سنائی دیتے ہیں۔ ان کی غرض و غایت ملک میں اشتعال انگیزی تھی جس پر تمام سنجیدہ اصحاب نے انہیں ملامت کی ہے۔ اور ملک کے تمام بہی خواہ ان کی تفرقہ انگیزی کے خلاف اظہار نفرت کر چکے ہیں۔ ان کا ایک مقصد ارباب حکومت کو گمراہ کرنا تھا۔ انہوں نے ۵۲ء میں اس بارے میں انتہائی زور لگایا ہے مگر نتیجہ کیا ہوا؟ صدر مجلس احرار ماسٹر تاج الدین کے الفاظ جو انہوں نے چنیوٹ میں کہے پڑھ لیجئے۔

”حکومت نے ہماری کسی درخواست کو کسی بات کو کسی مشورے کو درخور اعتناء نہ سمجھا…… ہم نے حکومت کو ایک ماہ کی اور مہلت دی ہے۔ اگر ایک ماہ کے بعد بھی حکومت نے کوئی نوٹس نہ لیا تو پھر ہم خود ہاتھ پاؤں ماریں گے اور جس طرح ڈوبنے والا سہارا دینے والے کی ہر وہ پہلی چیز مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیتا ہے جو اس کے ہاتھ میں آتی ہے۔ ہم بھی جہاں ہمارا ہاتھ پہنچے گا اسی چیز کو پکڑ لیں گے خواہ وہ خواجہ ناظم الدین کا گریبان ہو یا کسی اور کا“

(آزاد ۱۶ جنوری ۱۹۵۳ء)

احرالدین ایسی سراسر ناکام اور ڈوبنے والی جمعیت ایسی مایوسی کے عالم میں ایک ماہ کے بعد کیا کچھ کر گذرے گی اور ان کے ان ناپاک عزائم کے انسداد کیلئے حکومت کیا تدابیر اختیار کرے گی ہمیں اس بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ بہرحال اس بیان سے ظاہر ہے کہ ۵۲ء احرار کے لئے سراسر ناکامی کا سال تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس مخالفت کے سال میں احمدیت کی جس طرح حفاظت فرمائی اور اس کے پھیلنے کے لئے جو ٹھوس سامان پیدا فرما دیئے ہیں وہ ایک بینا آنکھ کے لئے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک خاص کرشمہ ہے۔

اب احراری لیڈر کہتا ہے کہ ”۵۳ء بخاری کا ہے“ اور ہم سمجھتے ہیں کہ ۵۳ء بھی ہمارے خدا کا ہے بخاری احراری کا نہیں ہے۔ احراری لیڈر نے جماعت احمدیہ کو ہوشیار رہنے کے لئے انتباہ کیا ہے اس کا یہ انتباہ ہمارے لئے مزید بیداری کا موجب ہونا چاہیئے۔ فتح اور کامیابی تو اللہ تعالیٰ اور اس کے آسمانی سلسلوں کے لئے ازل سے مقدر ہو چکی ہے مخالفوں کی منہ کی پھونکوں سے یہ آسمانی چراغ بجھایا نہیں جا سکتا اور یہ الٰہی نوشتہ بدل نہیں سکتا۔ لیکن کیا عجب ہے کہ آسمان پر ملاء اعلیٰ میں جماعت احمدیہ کی مظلومیت کی وجہ سے ۵۳ء میں نمایاں ترقیات دینے کا چرچا ہو اور اسی کا ذکر بطور استراق جناب احراری لیڈر کی زبان پر بھی ہو گیا ہو۔ اس لئے جماعت کا فرض ہے کہ اس سال کو خصوصیت سے مجاہدانہ سال بنائیں۔ زیادہ پاکیزہ زندگی اختیار کرنے میں جدوجہد کریں۔ تقویٰ پر زیادہ زور کے ساتھ قدم ماریں۔ کیونکہ متقی جماعت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرقان (امتیازی نشان) دکھانے کا وعدہ ہے۔ فرمایا:۔

دو، ان تتقوا اللّٰہ یجعل لکم فرقاناً۔ اس سال تبلیغ احمدیت پر خاص زور دیں۔ فقیرانہ اور درویشانہ رنگ میں درد مندی کے ساتھ دلوں کے تمام دروازوں کو کھٹکھٹائیں۔ تا ان میں سے سعادت مند روحیں حق کی دعوت کو قبول کریں اور اشاعت اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ سامان میسر آسکیں۔ جماعت کی اس بیداری اور ہوشیاری کا نتیجہ انشاء اللہ یہ ہوگا۔ کہ دشمن اس سال کے خاتمہ پر ۵۲ء سے بھی زیادہ واضح طور پر اپنی ناکامی کا ماتم کرے گا۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے اسے حق کے قبول کرنے کی سعادت نہ بخشی تو یہ سال اس کے لئے اور بھی حسرت کا سال ہوگا۔ دراصل سب ایام اور سال اللہ کے قبضہ میں ہیں۔ اسی سے التجا ہے کہ وہ اس سال میں پہلے سالوں سے بھی بڑھ کر احمدیت کی ترقی کے نمایاں سامان پیدا فرماتا رہے:

ضرورت ہے

سیکرٹری صاحب پاکستان ریلوے سروس کمیشن 143 جی۔ ٹی روڈ لاہور سے ۲ عارضی سب اسسٹنٹ سرجن کی آسامیوں کو پُر کرنے کے لئے درخواستیں طلب فرمائی ہیں۔ مزید برآں ۱۲ موزوں آدمیوں کے نام ویٹنگ لسٹ پر رکھے جائینگے امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ لائسنس یافتہ ہو یا ایل ایم پی ہو۔ اس کے علاوہ امیدوار کا نام صوبائی میڈیکل رجسٹر میں درج ہو۔ عمر کم از کم ۲۲ سال اور زیادہ سے زیادہ ۵۵ سال ۱۲/۵۳ تک ہونی چاہیئے۔ تنخواہ ۹۵۔۱۰۰۔۱۸۵۔۵۔ ۱۵ ہوگی۔ مہنگائی الاؤنس اور دیگر ریلوے کے منظور شدہ ۳۰۰۔۱۵ الاؤنسز اس کے علاوہ ہونگے مستحق احباب کو پیشگی ترقیاں دی جا سکتی ہیں امیدواروں کی درخواستیں سیکرٹری صاحب پاکستان ریلوے سروس کمیشن 143 جی۔ ٹی روڈ لاہور کی خدمت میں مورخہ ۳۱-۳/۵۳ تک بذریعہ ڈاک، صاف کاغذ پر معہ نقول اسناد وغیرہ پہنچ جانی چاہیئں۔ کیریکٹر سر ٹیفکیٹ مناسب گزیٹڈ آفیسر کا شامل ہونا ضروری ہے۔

(نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

حکومت اور مُلّا ازم

(منقول از زور نجف ۱۵ جنوری ۱۹۵۳ء)

یہ درست ہے کہ حکومت پاکستان کی موجودہ مشینری پر عوام بہت شاکی ہیں۔ اور شکایات کا دفتر اس قدر وسیع ہے۔ کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ عوام کا واویلا اکثر معاملات میں صحیح ہے۔ نیز دور حاضرہ میں پاکستانی عوام سلسلۂ شکایات میں تقریباً حق بجانب ہیں۔

لیکن اس دور ابتلاء میں ایک حقیقت بھی نظر انداز ہو رہی ہے۔ جس کا اظہار نہایت ہی ضروری ہے۔

"برسر اقتدار طبقہ اور جمہوری سلطنت"

اس میں یا تو عوام کی طرف سے ایسے لوگوں کو حکومت سپرد کی جا سکتی ہے۔ جو وسیع الخیال۔ اولو العزم۔ منتظم۔ روشن دماغ۔ اور منصف شعار ہوں۔ اگر اس طبقہ کو حکومت کا نا اہل سمجھا جائے۔ تو دوسرا گروہ "مُلّا ازم" ہے۔

عوام نے ایک طبقہ کے اقتدار سے اگر یہ اندازہ لگایا گیا ہو۔ کہ وہ حکومت کے نظام کو چلانے میں اہل ثابت نہیں ہوا۔ تو اس کا یہ مطلب نہ ہونا چاہیئے۔ کہ "مُلّا ازم" کو حکومت کے امور تفویض کر دیئے جائیں۔ کیونکہ یہ وہ غلطی ہوگی۔ جس کی قیامت تک کے لئے تلافی ناممکن ہے۔ اور یہی وہ تلخ حقیقت ہے۔ جس کا خمیازہ تقریباً تمام اسلامی سلطنتیں اٹھا چکی ہیں:۔

اوّل الذکر طبقہ کو غیر شرع کہئے۔

یا مغرب زدہ۔ اسلام سے نابلد اور مسائل شرعیہ سے ناآشنائے محض۔ تارک الصوم۔ تارک الصلوٰۃ لیکن یاد رہے کہ ہم اس پر پورا زور دے کر۔ واویلا کر کے اسے پابند شریعت بنا سکتے ہیں لیکن یہ گوارا نہیں ہو سکتا۔ کہ مُلّا ازم کو تخت حکومت پر متمکن کیا جائے۔

ہم آزادی ضمیر سے عوام کی ترجمانی کرتے ہوئے "سلطنت" کو امن و امان کا گہوارہ۔ اور نظم و نسق کی خوشگوار فضا۔ اور خیر و برکت کی نوید سے تعبیر کرتے ہیں۔

ہم سلطنت اسلامیہ میں حریت

نوازی اور آزادئ ضمیر و آزادئ خیالات کا دور دیکھنا چاہتے ہیں

لاریب! اسلام میں یہ سب برکات

موجود ہیں۔ حریت بھی ہے۔ آزادئ ضمیر بھی ہے۔ امر بالمعروف۔ نہی عن المنکر کے لئے ایک زبردست مجموعہ قوانین یعنی قرآن مجید بھی ہے۔ اس کی تشریحات و تفصیلات کے لئے عمل رسول اللہ صلعم یعنی سنت موجود ہے لیکن ان سب امور کے باوجود اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ اسلام کی حقیقی اجارہ داری صرف مُلّا ازم کے لئے وقف ہو۔

زمانۂ ابتلاء و مصائب میں اکثر حقائق فراموش ہو جاتے ہیں۔ اور بعد میں جب تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ تو پچھتانا پڑتا ہے۔ پس ہر ایک فہیم و مدرک کی یہی کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ ہمارے عزیز از جان ملک کی بنیادوں میں کہیں ایسی خشت نہ رکھی جائے۔ جو مکان عالی شان کی عمارت کے انہدام کا باعث ہو۔ آج کا مسلمان اس گولہ باری کو برداشت نہیں کر سکتا۔ جو "مُلّا ازم" کی وراثت میں چلی آ رہی ہے بین الاقوامی حالات ان تشدد و ابتذال کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جو بارگاہ مُلائیت کے صدور احکام کے بعد پیدا کئے جاتے ہیں۔

بہر حال کسی تنگ خیال اور متشدد گروہ کا برسر اقتدار آنا عالم کی تباہی ہے۔

بیشک نزع۔ قبر۔ قیامت۔ وغیرہ وغیرہ ایسی کٹھن منازل میں مُلّا ازم کے نصائح کی شدید ضرورت ہے۔ لیکن دور زندگانی و دار حیات میں اگر حکومت ہی پیش نظر ہے۔ تو ان لوگوں کو ان مصیبت میں مبتلا نہ کیا جائے۔

مخفی نہ رہے کہ وہ بزرگان ملت جن کی طبائع میں رحم۔ صبر۔ تحمل۔ بردباری۔ غریب نوازی خودداری ودیعت کی گئی ہے۔ وہ رؤف الرحیم کے مظہر حقیقی۔ مساکین بیکسوں اور ضعیفوں کے حامی۔ پس اس مُلّا ازم سے وہ مقدس لوگ مراد نہیں ہیں:

ضرورت ہے

سیکرٹری صاحب پاکستان ریلوے سروس کمیشن 143 جی۔ ٹی۔ روڈ لاہور نے گورنمنٹ انسپکٹر آف ریلوے لاہور کے ماتحت کام کرنے کے لئے ایک لوئر ڈویژن کلرک کی آسامی کے لئے درخواستیں طلب فرمائی ہیں۔ یہ آسامی مشرقی پاکستان کے لئے مخصوص ہے لیکن اگر وہاں سے کوئی امیدوار درخواست نہ کرے تو پنجاب اور ریاست بہاولپور سے آدمی رکھا جائے گا امیدوار کا میٹرک فسٹ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ تنخواہ ۶۰۔۴۔۱۰۰۔۵۔۱۲۰ ہوگی۔ اس کے علاوہ مہنگائی الاؤنس اور ریلوے کے منظور شدہ قوانین کے مطابق دوسرے الاؤنس بھی ہیں عمر کم از کم ۱۸ سال اور زیادہ سے زیادہ ۲۵ سال ۲/۵۳ تک ہونی چاہیئے۔

امیدواروں کی طرف سے درخواستیں سیکرٹری صاحب کے پاس بوساطت دفاتر روزگار (متعلقہ) ریلوے کے تجویز فارموں پر جو بڑے بڑے سٹیشنوں سے مل سکتے ہیں معہ نقول اسناد مورخہ ۲۸/۲/۵۳ تک پہنچ جانی چاہئیں

(ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر سید اعزاز حسین صاحب بھاگلپوری مورخہ جنوری ۱۹۵۳ء کی شب کو حیدرآباد سندھ میں طویل علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا جنازہ بذریعہ ریل حیدرآباد سے ربوہ اُن کی وصیت کے مطابق لایا گیا۔ نعش امانتاً دفن کر دی گئی۔

مرحومہ نہایت مخلص احمدی تھیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اُن کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اُنہیں جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے آمین (عزیز الدین خان بی اے بی ٹی حال مقیم ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

ڈاکٹر محمد شفیع صاحب احمدی پسر محمد خان صاحب احمدی (جھانسی) جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنی خیریت سے مطلع کریں۔ یا اگر کسی دوست کو ان کے قیام وغیرہ کی بابت کچھ علم ہو۔ تو براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر مجھے مطلع کریں۔

(محمد شکور ریسرچ آفیسر ملٹری ڈیری فارم لاہور چھاؤنی)

ولادت

بھائی محمد یعقوب صاحب ولد مولوی عبد الحق صاحب نور کو اللہ تعالیٰ نے ۱۱ دسمبر کو پہلا فرزند عطا کیا ہے۔ بچہ کے خادم دین اور عمر دراز کے لئے دعا فرمائیں

(خاکسار شریف احمد دھیڑ دی کرنڈی خیرپور سٹیٹ سندھ)

(۲) خدا تعالیٰ نے یکم جنوری کو مجھے چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب مولود کے خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبد الحق احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ صدر گوجرہ ضلع منٹگمری)

پاکستان اور مشرق وسطیٰ کا دفاعی ادارہ

خواجہ ناظم الدین کے بیان کا خیر مقدم

لنڈن ۲۰ رجنوری - خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان کے اس بیان کا یہاں بہت خیر مقدم کیا گیا ہے۔ کہ پاکستان کو مشرق وسطیٰ کے مجوزہ دفاعی ادارے میں شرکت کی کوئی دعوت موصول نہیں ہوئی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس بیان کے بعد اس مسئلہ پر مزید قیاس آرائی اور تبصرے ختم ہو جانے چاہئیں۔ کیونکہ اس طرح نہ تو پاکستان کی خارجہ پالیسی کو بین الاقوامی اعتماد حاصل ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی متعلقہ علاقوں کے دفاع کو ان سے کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگرچہ لنڈن میں سرکاری طور پر کوئی تبصرہ تو نہیں کیا جا رہا۔ تاہم وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے دفاعی ادارے کے متعلق بیان کے بعد ان برطانی بیانات اور وضاحتوں کو تقویت پہنچی ہے۔ جو بھارتی اخبارات میں ایسی خبروں کی اشاعت کے بعد سے کی گئی ہیں۔ خواجہ ناظم الدین کے اس انکار سے بھی کافی فائدہ پہنچا ہے۔ کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں مشرق وسطیٰ کے دفاعی ادارے کے موضوع پر کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ حالانکہ یہ امر پہلے ہی واضح تھا۔ مقامی مبصرین کی اکثریت نے بھی یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ کے دفاعی ادارے جیسا مسئلہ جو ابھی نہایت ابتدائی حالت میں ہے۔ کانفرنس کے ایجنڈے پر نہیں آ سکتا تھا۔ خواجہ ناظم الدین نے مزید بتایا۔ کہ اگر پاکستان کو اس ادارے میں شامل ہونا ہوا تو حالات و حقائق کا پہلے پوری طرح جائزہ لیا جائیگا۔ ان کے اس بیان کو بھی نوٹ کر لیا گیا ہے۔ (استار)

شاہ اردن کی سگائی کا رسمی اعلان

لنڈن ۲۰ رجنوری۔ لنڈن میں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اردن کے جواں سال بادشاہ عنقریب شہزادی دینا عبد الحمید کے ساتھ اپنی سگائی کا اعلان کر دیں گے۔ شہزادی بھی شاہ حسین کی طرح ہاشمی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور شاہ کی دور کی رشتہ دار بھی ہیں۔ مزید بتایا گیا ہے کہ شاہی جوڑے کی شادی آئندہ موسم گرما میں عمان میں ہوگی۔

تاج محل آگرہ کی مرمت کا کام

آگرہ ۲۰ رجنوری۔ بھارتی حکومت اپنی ایک بیش بہا اور مشہور قدیمی عمارت تاج محل کی مرمت کروا رہی ہے۔ یہ عمارت شہنشاہ شاہجہان نے اپنی ملکہ ممتاز محل کے روضہ کی صورت میں تعمیر کرائی تھی۔ اس کے نہایت شاندار گنبد کو پانی کے اثرات سے محفوظ بنا دیا گیا ہے۔ اور جو ستون اور دیگر حصے شکستہ ہو گئے تھے۔ ان کی مکمل تجدید کر دی گئی ہے۔ پچی کاری اور سنگ مرمر کا نہایت ماہرانہ اور عدیم المثال کام کی مرمت کر کے اسے پھر سے اصلی خوبصورتی مہیا کر دی گئی ہے۔ (استار)

ریاست خیرپور کیلئے گندم کا مزید کوٹہ

خیر پور میرس ۲۰ رجنوری۔ محکمہ سول سپلائز کے کنٹرولر نے "استار" کو بتایا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے ریاست خیر پور کو درآمد شدہ گندم میں سے ایک ہزار ٹن گیہوں کا کوٹا دیا ہے۔ کنٹرولر نے مزید بتایا۔ کہ ریاست کے مختلف مقامات پر مناسب قیمتوں پر اناج سپلائی کرنے والی ۱۸ دوکانیں کھولی ہیں۔ ان دوکانوں سے ۵ چھٹانک یومیہ فی کس کے حساب سے کنٹرول نرخوں پر گندم مہیا کی جاتی ہے۔ اس طرح ریاست میں گندم کی قلت بہت حد تک دور ہو گئی ہے۔ (استار)

جاپان میں آبادی سرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہے

بمبئی - ۲۵ رجنوری۔ بین الاقوامی چیمبر آف کامرس کی طرف سے ایشیائی اور مشرق بعید کے معاملات کے کمشن کے نائب صدر نے "استار" کو بتایا۔ کہ جاپان کافی حد تک پچھلی جنگ کی تباہیوں کے اثرات سے نکل آیا ہے۔ مگر اس کے باوجود عوام کا معیار زندگی بہتر نہیں بنایا جا سکا۔ اور آبادی میں تیز رفتاری سے جو اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی بنا پر بھی ایک نہایت مشکل مسئلہ کھڑا ہو رہا ہے۔

انہوں نے بتایا۔ کہ جاپان ابھی تک اپنی زرعی پیداوار سے مطمئن نہیں ہوا۔ ابھی تک ملک میں بے کار اراضی کے وسیع قطعہ جات موجود ہیں جنہیں زیر کاشت لایا جا سکتا ہے۔ اور کاشتکاری کے جدید طریقوں اور مصنوعی کھاد وغیرہ کے استعمال سے جاپان اپنی موجودہ پیداوار کو بہت زیادہ بڑھا سکتا ہے۔ دیگر ملکوں کے ساتھ جاپان کی تجارت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بیان کیا۔ کہ جاپان سے کپڑے کی برآمد زمانہ قبل از جنگ کے ۶۵ فی صد سے کم ہو کر آج کل صرف ۲۷ فی صدرہ گئی ہے۔ (استار)

خیرپور کے لئے کمبل سازی کا کارخانہ

خیر پور میرس ۲۰ رجنوری۔ ریاست خیر پور کی حکومت نے ۳۲۶۰۰۰ روپے کے سرمائے سے کمبل سازی کا ایک کارخانہ قائم کیا ہے۔ اس کارخانے میں کمبل بننے کی ۳۰ ہاتھ سے چلنے والی کھڈیاں ہیں۔ اور ماہانہ تقریباً ۳۰۰۰ کمبل تیار ہوتے ہیں۔ اس وقت میں ۵۰ کے قریب خاندانوں کو روزگار مہیا کیا جا چکا ہے۔ فی الحال اس فیکٹری سے پاکستان کی مسلح افواج اور سندھ پولیس اور جیل کے علاوہ مقامی ضروریات کو پورا کیا جا رہا ہے۔ (استار)

جنرل نجیب سوڈان کے متعلق برطانیہ سے جلد فیصلہ کن

گفت و شنید کریں گے

لنڈن ۲۰ رجنوری - برطانی حکام کو بھی یہ یقین ہو چکا ہے کہ جنرل نجیب مسئلہ سوڈان کا حل جلد از جلد کرانا چاہتے ہیں۔ تاکہ خطۂ سویز کے دفاعی مسئلہ کو زیادہ دیر تک معرض التوا میں نہ ڈالنا پڑے۔ چونکہ حکومت برطانیہ بھی ان جذبات سے متفق ہے اس لئے امید کی جا رہی ہے کہ معاہدہ بلا تاخیر ہو سکتا ہے — بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل نجیب نے سیاسی پارٹیوں کو دبا کر محض ان مخالفین کو دبانے کی کوشش نہیں کی - جو برطانیہ کے ساتھ سمجھوتے کے مخالف ہیں - بلکہ انہوں نے ایسے عناصر کا سدباب کیا ہے جو جنرل نجیب کی حقیقت پسندانہ کوششوں میں اب یا آئندہ ذاتی اغراض کے لئے رخنہ اندازیاں اور تخریبی کارروائیاں کرنے والے تھے۔

اس امر کی تصدیق بھی کرائی گئی ہے کہ جب مصر کے وزیر خارجہ برطانی سفیر سٹیونسن سے ملے تھے - تو انہوں نے کہا تھا - کہ مصری حکومت ابھی سوڈان کے متعلق برطانی تجاویز کا پوری طرح جواب نہیں دے سکتی - لیکن ڈاکٹر فوزی نے اس امر کی تصدیق بھی کر دی کہ حکومت مصر جلد از جلد اس موضوع پر پھر بات چیت جاری کرنا چاہتی ہے - چنانچہ اس ہفتے قاہرہ میں مزید انگریز مصری ملاقات کا امکان ہے - (استار)

گائے سے ہل چلانے کا کام لیا جائیگا

نئی دہلی ۲۰ رجنوری - معلوم ہوا ہے - کہ حکومت ہند نے اس امر کی تحقیق کرنے کی اجازت دی ہے - کہ گائیوں سے بھی کاشتکاری کے مختلف کام لینے کے امکانات کہاں تک ہیں اس کے ساتھ ہی وہ دودھ بھی دیں گی اور نسل کشی کے کام بھی آئے گی یہ تجربات ابتداء میں چار سال کے عرصہ کے لئے کئے جائیں گے۔ آئندہ ماہ اپریل سے کرنال کی سرکاری ڈیری فارم میں یہ کام شروع ہو جائے گا۔ گائے کو ان کاموں پر لگانے سے قبل اسے مناسب تربیت دیجائیگی۔ تربیت شروع کرنے سے پہلے تو ان تین روز اس کا وزن کیا جائیگا گائیوں کو اس کام کیلئے دودھ کی تعداد میں چنا جائیگا

(استار)

بقیہ لیڈر (۲)

کہ عام انسانی ذہن وقتی طور پر ان ڈاکوؤں، قاتلوں، رہزنوں، چوروں اور بدمعاشوں کے مجرمانہ افعال کو بہادری اور شجاعت کے رنگ میں دیکھتا ہے ان کو پکڑنے اور کیفر کردار تک پہنچانے والوں کو انسانیت کا خیر خواہ سمجھنے کی بجائے ظالم اور کینہ پرور سمجھا جاتا ہے - قانون کی مٹی پلید کرنیوالوں کو پسند کیا جاتا ہے - اور قانون کا احترام کرنیوالوں کو نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اس طرح مختلف پہلوؤں سے ایسا ماحول پیدا کیا جاتا ہے کہ ان فلموں کی نمائش سے کم از کم نوعمروں اور بچوں کا ذہن کوئی اچھا اور خوشگوار تاثر قبول نہیں کرتا۔

انسانی زندگی مشکلات اور مصائب سے بھرپور ہے ان فلموں کے کردار مشکلات اور مصائب سے چٹکی بجاتے عہدہ برآ ہو جاتے ہیں قدم قدم پر کامیابی ان کے قدم چومتی ہے اس طرح ان فلموں کا دوسرا ناگوار اور نقصان دہ اثر یہ ہے کہ ان کو دیکھنے سے ذہن حقیقت پسندی کی بجائے خیالی دنیا میں بسنا شروع ہو جاتے ہیں - اور حقائق سے روگردانی کے بعد ان میں فرار کی صفت پرورش پانے لگتی ہے اور یہ رجحان معاشرہ کے لئے بے حد نقصان دہ ہے

تیسرے ان فلموں میں معاشرہ کی بنیادی اقدار کا مذاق اڑایا جاتا ہے ان اقدار کی خلاف ورزی کرنیوالے ہیرو بنتے ہیں۔

یہ سینما ہال کی خیالی فضا میں تو ممکن ہوتا ہے لیکن سینما ہال کے باہر عملی دنیا اس کے بالکل برعکس ہوتی ہے - معاشرہ کا ڈھانچہ ہی ان اقدار پر قائم ہے لیکن جب ذہنوں میں ان کی عصمت و حرمت ختم ہو جائے - جب ان کے احترام کی وقعت باقی نہ رہے تو پھر بے راہروی کو کھیل کھیلنے کا موقع ملتا ہے

ان معروضات سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ معاشرہ کے اہل فکر و نظر کو ان فلموں کے نقصان دہ اثرات اور مخرب اخلاق رجحانات کی طرف متوجہ کیا جائے اسکے ساتھ ہم حکومت سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ صرف نوعمروں کے لئے ان فلموں کی نمائش ممنوع نہ قرار دے بلکہ جو فلمیں نوعمروں کے لئے نقصان دہ ہیں اور بڑی عمر کے افراد کے لئے کوئی صحت مند اثر نہیں رکھتیں - ان کی درآمد و نمائش بھی بند کی جائے ایسی فلمیں یقیناً برے رجحانات کا سرچشمہ ہیں ان کے برے اور مہلک اثرات سے بچوں کے ساتھ